© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

علماءِ کرام سے خطاب ——— (۳)

مسلمانوں میں اس ذہنی توازن اور دماغی تربیت کے فقدان کا ہی نتیجہ ہے کہ اُن کی قوتِ شعور و تمیز جس کے اعتدال و تہذیب سے فضائل اخلاق و ملکات پیدا ہوتے ہیں یکسر معطل و از کار رفتہ ہو کر رہ گئی ہے کہیں اس قوت پر جہالت و لاعلمی کے ایسے تاریک پردے پڑے ہوئے ہیں کہ اُن کو احساسِ صحیح و شعور حق کی ایک شعاع بھی نظر نہیں آسکتی۔ اور کہیں اس پر تعلیم جدید و تہذیب فرنگ کی ایسی رنگین عینک لگی ہوئی ہے کہ چیزیں اور حقیقتیں اُن کو اپنے اصلی خد و خال میں نظر نہیں آتیں۔ بلکہ مصنوعی و غیر نظری الوان کے پردوں میں لپٹ کر دکھائی دیتی ہیں۔ وہ سراب کو آب، پیتل کو سونا اور خرمہروں کو آبدار موتی سمجھنے لگے ہیں۔ مباح کو واجب اور واجب کو مباح قرار دیتے ہیں، اُن میں اپنے دوستوں اور دشمنوں کی تمیز باقی نہیں رہی ہے۔ وہ کلچر کلچر پکارتے ہیں لیکن نہیں جانتے کہ وہ اسلامی کلچر ہے کیا۔ اور کون لوگ اُس کے صحیح علمبردار ہیں۔ یا ہو سکتے ہیں۔ مسجد کی اگر ایک اینٹ گر جائے (اگرچہ یہ بھی ہمارا حُسن ظن ہی ہے) تو زمین آسمان کے قلابے ملا کر دنیا میں شور قیامت برپا کر دیں لیکن ایک ظالم و جابر ہاتھ دنیائے اسلام کے کسی گوشہ میں ہزاروں فرزندان توحید کو انتہائی سفاکی و بے رحمی کے ساتھ سپرد تیغ کر دے، اُن کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گھروں کو اُجاڑ دے، بچوں کو یتیم، اور عورتوں کو بیوہ کردے۔ اُس کے خلاف اُن کے دل میں نفرت وحقارت کا کوئی جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔ اور اگر کبھی کوئی کسک اُٹھی بھی تو دو چار تجاویز پاس کرکے دل کی بھڑاس نکال لی۔ اُن کو اب نمازیوں کی اتنی فکر نہیں ہے جتنی عبادتگاہوں، مزاروں اور مقبروں کی ٹیپ ٹاپ اور اُن کی تزئین وآرائش کی ہے۔ مسجد کی تعمیر خصوصاً مسجد کے فرش کے لیے چندہ مانگیے بے دریغ دیدینگے اگرچہ ضرورت کے وقت یہ بجائے خود بہت بڑا کار ثواب ہے لیکن یہاں سوال یہ ہے۔ کیا وجہ ہے وہ ضروریاتِ وقت کے مطابق دیگر مصارفِ خیر کو دھیان میں نہیں لاتے، دل و دماغ کی بیداری کے ساتھ مصارف صحیحہ کی پہچان اُن میں کیوں پیدا نہیں ہوتی۔ اگر اُن سے یہ کہا جائے کہ دس غریب مسلمان بچوں اور بچیوں کو اپنی تربیت میں لے کر اعلیٰ تعلیم دلائیے تو وہ اس کے لیے کبھی رضامند نہ ہونگے۔ "گندم نما جو فروش" سُبحہ گرداں انسانوں کے لیے فرشِ راہ بن جائینگے لیکن اگر ایک مجاہد اسلام فرط تشنگی وگرسنگی سے عالم بے کسی وکس مپرسی میں دم توڑ رہا ہو تو اُس کی امداد کے لیے اُن کے ہاتھوں کو حرکت نہیں ہوگی۔ مسجد کے سامنے اگر باجا بجا دیا گیا ہے تو خود کٹ مرکر ہلاک ہو جائینگے۔ مسجد کے سامنے باجہ کا سوال ہمسایہ قوم کی تنگ نگاہی، تعصب اور جارحانہ طرزِ عمل کی وجہ سے اگرچہ مسلمانوں کے لیے ایک اہم سوال بن گیا ہے، لیکن اس وقت بحث اصل حقیقت سے ہے۔ ملک کی آزادی کے لیے اُن کو دعوت شمولیت دیجائے تو بجز "اِنَا ھٰھُنا قاعدون" کے اُن کے پاس کوئی جواب نہ ہوگا۔ قوت تمیز کے اس بطلان کا ہی ثمرہ ہے کہ اُن کے مزاج قومی میں فتور آگیا ہے۔ شجاعت کی جگہ تہور یا جبن، سخاوت کے عوض بخل یا اسراف وتبذیر، عفت کے بدلے شرہ یا جمود وخمود پیدا ہوگیا ہے ہر قوم اپنی کیرکٹر سے پہچانی جاتی ہے زمانۂ سلف کے مسلمانوں کے قومی کیرکٹر کی خصوصیات ان سے ایک ایک کرکے رخصت ہو رہی ہیں الّا قلیل منھم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جس طرح دیوار اُس وقت تک مضبوط نہیں ہوتی جب تک اس کے اجزا یعنی چونے مٹی گارے اور اینٹوں میں ایک خاص متناسب و توازن پیدا نہیں ہو جاتا۔ اسی طرح کوئی قوم اُس وقت تک بُنیانِ مرصوص کی مانند پائیدار و قوی نہیں ہو سکتی جب تک اُس کے قومی اخلاق و کردار میں ہم آہنگی اور نسبتِ اعتدالی نہیں پائی جائیگی۔ اُس وقت ہی اُس میں حوادث کا مقابلہ کرنے، دوسروں سے جنگ کرنے اور اپنے حقوق کو بجبر منوا لینے کی صلاحیت و قوت پیدا ہوتی ہے۔ اگر یہ نہیں تو وہ ریگ کے چند منتشر ذروں کی طرح ہے جو باد تیز و تند کے ایک جھونکے کی مقاومت کی بھی تاب نہیں لاسکتی۔ کیا وہ خدائے قہار و جبار جس نے بدر و حنین کے معرکوں میں فرشتوں کے لشکر سے اپنے نبی امّی صلعم اور اُس کے چند ساتھیوں کی مدد کی، مکہ کی دہ سالہ زندگی میں ایسا نہیں کرسکتا تھا؟ اور کیا اس طرح وہ اپنے حبیب پاک کو مکہ میں رکھتے ہوئے ہی قوت و صولت عطا نہیں فرما سکتا تھا؟ کیوں نہیں وہ یہ اور اس کے سوا سب کچھ کرسکتا تھا لیکن اُس نے ایسا نہیں کیا۔ کیونکہ اس کو اس امر کی تعلیم دینی منظور تھی کہ جنگ کرنے سے قبل ضروری ہے کہ سپاہیوں کو جنگ کے قواعد سے آگاہ کردیا جائے، ان میں مقصدِ جنگ کے ساتھ قلبی ہمدردی کا جذبہ راسخ پیدا کردیا جائے اور اُن کی ذہنی و دماغی تربیت کرکے اُنہیں ایک مخلص، پرجوش اور سرفروش جماعت بنا دیا جائے۔ کیا دنیا کی کسی تاریخ میں کوئی ایک واقعہ بھی ایسا دکھایا جاسکتا ہے کہ افراد میں جماعتی احساس نہ ہو اور اُنہوں نے جنگ میں شریک ہو کر میدان جیت لیا ہو۔

آج کل کون تعلیم یافتہ ہے جس نے انقلاب فرانس کا نام نہیں سُنا ہے لیکن معلوم ہے کہ یہ انقلاب یوں اچانک ہی پیدا نہیں ہو گیا تھا۔ بلکہ اس میں دخل تھا اُن مصنفین کا، شاعروں کا، اور انقلابی رہنماؤں کا جنھوں نے اپنی تقریروں سے پہلے ملک میں بیداری پیدا کی اور اُن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی ذہنیتوں کو استوار کر کے انقلاب کے لیے اُنہیں آمادہ کر دیا۔

ہاں نفسیاتِ اجتماع کے پیشِ نظر یہ ممکن ہے کہ چند افراد مقامی طور پر ایک مقصد کے لیے جمع ہو جائیں، اور کامیابی حاصل کر لیں لیکن یاد رکھیے جہاں موجودہ ہندوستان کی سی حالت ہو جہاں ایک قوم کا مقابلہ دوسری ایک قوم کے ساتھ نہیں بلکہ دو مختلف المذہب جماعتوں کو مل کر ایک تیسری قوم سے جنگ کرنا ہو، وہاں کسی ایک جماعت کو اپنے جماعتی مقاصد کے اعتبار سے اُس وقت تک مکمل کامیابی نہیں ہو سکتی جب تک کہ اُس جماعت کے افراد میں تنظیم اور صالح جماعتی رابطہ نہ پایا جائے۔ علی الخصوص اُس وقت جبکہ ہمسایہ ہم سے زیادہ قوی ہو منظم ہو، اور استوار ذہنیت رکھتا ہو

جنگ عظیم کے بعد جرمنی کو کمزور پاکر یورپ کی طاقتور حکومتوں نے معاہدۂ ورسیلز (Versailles Covenent) کے ماتحت جس طرح بے پر و بال کر کے چھوڑ دیا اُس کی حقیقت باخبر اصحاب پر پوشیدہ نہیں ہے مسٹر جیکسن نے "جنگ عظیم کے بعد کی دنیا" (Post-war world) کے نام سے نہایت محققانہ اور قابلِ قدر کتاب لکھی ہے۔ اُس میں وہ لکھتے ہیں

جرمنی کو اقتصادی حیثیت سے بالکل تباہ کر دیا گیا۔ اُس کی نوآبادیات تقسیم کر دی گئیں صنعت و حرفت کے اعتبار سے اُسے بالکل بے دست و پا بنا دیا گیا" (صفحہ ۲۸)

اس معاہدہ کی ترتیب دینے والے انصاف کے لیے بیٹھے تھے لیکن دنیا جانتی ہے جرمنی کی کمزوری کی وجہ سے اُس کے ساتھ کیا انصاف کیا گیا۔ یہ اُسی ناانصافی کا ردِ عمل ہے جس نے آج یورپ سے افریقہ تک خوف و ہراس کے شرارے بلند کر رکھے ہیں اور جمہوری حکومتوں پر دن کا چین اور رات کی نیند حرام کر دی ہے۔ لیکن یہ دیکھیے کہ یہ ردِ عمل کیا جرمنیوں کی اُس دماغی تربیت کا نتیجہ نہیں ہے جو نازی تحریک کے ماتحت اُن کو برسوں تک ملتی رہی ہے اور جس نے اُن کی رگوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیں "جرمنیت" کے احساس قومی کا گرم خون دوڑا رکھا ہے۔

یہ باتیں اس قدر واضح ہیں کہ ہر صاحب بصیرت ان کو ادنیٰ تعمق و تفکر کے بعد باور کرسکتا ہے لیکن افسوس ہے کہ علمار کرام اور دوسرے قائدین ملت ان سے عملاً بے خبری کا ثبوت دے رہے ہیں۔ کسی اور سے شکوہ کیا کیجیے! اس وقت خطاب علمار کرام سے ہے۔ اُن کا فرض تھا کہ مسلمانوں میں صحیح مذہبی و سیاسی تفکر پیدا کرنے کے لیے عوام کی تعلیم کا انتظام کرتے۔ ملک میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک زبردست قومی لٹریچر کا ڈھیر لگا دیتے۔ ہندوستان میں علمار کی سب سے بڑی جماعت جمعیۃ العلمار ہے جس نے مذہب کی رہنمائی میں بہت سی شاندار اور ناقابل فراموش سیاسی خدمتیں انجام دی ہیں لیکن ہمیں بتایا جائے کہ اُس نے مسلمانوں میں صحیح تعمیری اسپرٹ پیدا کرنے کے لیے اب تک کیا کیا ہے۔ دیہاتوں میں کتنے مدارس و مکاتب کھلوائے، کتنے ریڈنگ روم اور لائبریریاں قائم کرائیں اور مذہب و سیاست پر اب تک کتنا لٹریچر فراہم کیا اور ملک میں اُس کی اشاعت کی۔ مسلمانوں کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لیے اپنے زیر اثر مسلمان سرمایہ داروں سے کتنے کارخانے اور ملز قائم کرائے۔

ساری جمعیت میں لے دے کے چند بزرگ ہیں جن کا کام ہے ہر جلسہ میں قدم رنجہ فرما کر ملک کی کسی ایک جماعت میں شریک ہونے پر زور دے آنا۔ انہیں اس کا خیال تک نہیں آتا کہ عوام کے دماغ کی تربیت کس طرح ہوتی ہے۔ اور اُن میں سیاسی تفکر کس طرح پیدا کیا جاسکتا ہے۔ اگرچہ ہمیں اس سے بھی انکار نہیں کہ اُس کی ذمہ داری خود مسلم پبلک پر بھی ہے۔

بہرحال ان چند پرجوش علمار کو چھوڑ کر علمار کی جماعت پر بحیثیت مجموعی نظر ڈالیے تو نہایت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مایوس کن سماں نظر آئیگا۔ آپ دیکھینگے کہ اُنھوں نے درس تدریس، وعظ و خطابت، یا امامت و افتاء کو محض ایک پیشہ کی حیثیت سے اختیار کر رکھا ہے۔ انہیں نہ خود دنیا کے حوادث سے دلچسپی ہے، اور نہ وہ کسی دوسرے کو ان چیزوں کی نسبت کوئی تلقین کرنا پسند کرتے ہیں۔ جہاں تک غریب عوام کا تعلق ہے وہ بایں معنیٰ تو اُن سے وابستہ ہیں کہ اُن کے جلسوں میں تقریر کراتے ہیں لیکن اس اعتبار سے وہ ان سے بالکل الگ تھلگ ہیں کہ اُن میں بے تکلفی کے ساتھ اُٹھ بیٹھ کر وہ اُن کو زندگی کے مختلف مسائل سے متعلق کچھ نہیں بتاتے اور اُن کی روزانہ کی زندگی میں اُن کے لیے شمع ہدایت ثابت نہیں ہوتے

یہ اُسی وقت ہوسکتا ہے جب وہ روشن ضمیری کے ساتھ مسلمانوں کی ضرورتوں پر غور کریں اور زندگی کے ہر شعبہ پر چھا کر قیادت و امامت کا فرض انجام دیں۔ لیکن اس کے لیے ضرورت ہے کہ وہ خود موجودہ زندگی کی مشکلات اور اُن کے حل سے واقفیت پیدا کریں۔ اور یہاں جو کچھ حال ہے اُس کو بیان کرتے ہوئے بھی کلیجہ مُنہ کو آتا ہے۔

تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

داستان بہت طویل ہے کہاں تک بیان کی جائے، بہت اختصار کے ساتھ ذیل میں نمبروار اُن چند چیزوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو علماء کو کرنی چاہئیں۔

(۱) مدارس عربیہ کے نصاب کی اصلاح کر کے جدید علوم و فنون کو اُس میں داخل کرنا۔

(۲) تعلیم کے لیے ایسے اساتذہ کا انتخاب کرنا جو علوم و فنون میں مہارت کے ساتھ طلباء کی دماغی تربیت کر کے اُن میں مضبوط کیرکٹر بھی پیدا کرسکیں۔

(۳) عوام کی تعلیم کا بندوبست کرنا، بالخصوص دیہاتوں میں جابجا مفید نصابِ تعلیم کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مدارس و مکاتب جاری کرنا۔

(۴) ملک میں مذہبی و سیاسی لٹریچر بیش از بیش مہیا کرنا اور کثرت سے اُس کو شائع کرنا۔

(۵) مسلمانوں میں فوجی اسپرٹ اور صحت و توانائی جسمانی پیدا کرنے کے لیے قریہ بقریہ شہر بشہر ورزش گاہیں قائم کرنا کہ انسان کا جسم تندرست ہوتا ہے تو اُس کے خیالات میں بھی علو پیدا ہوتا ہے۔

(۶) مسلمانوں کا ایک بیت المال قائم کرکے غریب و مفلوک الحال مسلمانوں کے لیے ذرائع معاش مہیا کرنا۔

(۷) مدارس عربیہ کے علاوہ کالجوں اور یونیورسٹیوں پر قبضہ جماکر وہاں کے طلبا میں صحیح اسلامی تخیل اور حُبِّ قومی پیدا کرانا

(۸) فضول اور لا یعنی رسوم بند کرانے کے لیے محلہ بمحلہ ایک کمیٹی بنانا کہ وہ اہل محلہ کی نگرانی کرے، اور اُن کو فضول و لغو باتوں سے بچائے۔

(۹) مسجدوں میں ایسے اماموں کا تقرر کرانا جو عالم با عمل اور جدید ضرورتوں سے باخبر ہوں اور وہ ہفتہ میں کم از کم ایک مرتبہ نو بہ نو مسائل پر مسلمانوں کے سامنے وعظ کہہ سکیں۔

(۱۰) ملک میں ایسا اسلامی پریس مہیا کرنا جو مسلمانوں کی صحیح نمائندگی اور اُن میں دل و دماغ کی صحیح بیداری پیدا کرے۔ یہ پریس اُردو اور انگریزی دونوں میں ہونا چاہیے۔

" تلك عشرة كاملة " بظاہر یہ بہت مشکل کام ہیں اور ان سب کے لیے بڑے سرمایہ کی ضرورت ہے لیکن اگر علمار کرام صوبہ اور مرکز کے اجلاسوں کے لیے ہزاروں روپیہ فراہم کرسکتے ہیں تو کیا ان اہم کاموں میں اُن کی امداد و اعانت کرنے والے چند متمول حضرات پیدا نہیں ہونگے؟ رہا کارکنوں کا مسئلہ! تو اگر تقسیم کار کے اصول پر عمل کیا جائے اور ایک مخصوص قومی پروگرام کو سامنے رکھ کر نوجوانوں کی تعلیم و تربیت اس کے مطابق کیجائے تو چند برسوں میں ہی ہر شعبہ میں کام کرنے کی صلاحیت رکھنے والے

[illegible] فصل من ملک

© rasailojaraid.com